پاکستان کا مطلب کیا

لا الہ الا اللہ؟!

فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ

ترجمہ

طارق علی بروہی

انتباہ

اہم نوٹ

کتاب ھذا ایک آن لائن کتاب ہے جو ویب سائٹ منہج السلف ڈاٹ کام کے لئے شائع کی گئی ہے۔اس کتاب کو خصوصی طور پر انٹرنیٹ پر رکھنے کے لئے مرتب کیا گیا تاکہ اس کی باآسانی نشرواشاعت ہو سکے۔ فی الوقت ہمارے علم کے مطابق اس سے پہلے یہ ترجمہ وترتیب اس کی اصل عربی/انگریزی سے کہیں اور موجود نہیں۔چونکہ اس کتاب کو مفت آن لائن تقسیم کے لئے جاری کیا جارہا ہے لہذا اس کی ذاتی یا تبلیغی مقاصد کے لئے پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذریعہ سے محض اس کے مندرجات نشر کرنے کی اجازت مرحمت کی جاتی ہے لیکن اسے منافع کمانے کے لئے چھاپنے (پبلش) کرنے کی اجازت نہیں الایہ کہ اصل پبلیشرز سے پیشگی اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت دے دی جائے۔



نام کتاب : پاکستان کا مطلب کیا، لاالہ الااللہ ؟!
مؤلف : فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ
ترجمہ : طارق علی بروہی
صفحات : ٧
ناشر : منہج السلف ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: فضیلۃ الشیخ بعض لوگ پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ کہتے ہیں؟ آپ کی اس معنی کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اور یہ بات میں نے خود اپنی آنکھوں سے پاکستان کی دیواروں، چوکوں اور چوراہوں پر اشتہارات وبینرز پر لکھی دیکھی ہے[1]، لہذا آپ کا اس معنی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب: بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ وبعد:

یہ ایک بہت عجیب وغریب بات ہے جو کسی عاقل انسان سے صادر ہونا بھی بعید از عقل ہے چہ جائیکہ اسلام یا سلفیت کے دعویدار یہ بات کریں۔ لا الہ الا اللہ کا معنی تمام رسالتوں میں ایک اللہ کی عبادت کی دعوت اور اس کے لیے دین کو خالص کرنا ہے۔ لا الہ الا اللہ کا معنی ہے **لا معبود بحق الا اللہ** (اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں) ہے۔ یعنی اللہ تعالی کے سوا کسی کو نہ پکارا جائے، اس کے سوا کسی سے استغاثہ (فریاد) نہ کی جائے، اس کے علاوہ کسی کے لیے ذبح نہ کیا جائے، اس کے سوا کسی پر توکل وبھروسہ نہ کیا جائے، اس کے سوا کسی سے نہ ڈرا جائے، مصائب وشدائد کے وقت صرف اسی سے لو لگائی جائے اور التجائیں کی جائیں۔ اور یہی وہ دعوت انبیاء علیہم السلام ہے جس کی دعوت تمام انبیاء کرام علیہم السلام لے کر آئے۔۔۔ یعنی تصحیح عقائد کرنا، لوگوں کو شرک، جہالت وکفر کے اندھیروں سے نور کی طرف رہنمائی کرنا اسی عظیم کلمہ طیبہ کے ذریعہ کے جس کلمہ کو اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور پوری کائنات زمین وآسمان کو سوائے اللہ تعالی کے دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ ان سب پر بھاری ہوگا[2]۔

---

[1] یہ سوال جماعۃ الدعوۃ کی اسی عنوان سے منعقدہ کانفرنس کے تناظر میں پوچھا گیا تھا۔ (کتاب البرھان)

[2] اس حدیث کی جانب اشارہ ہے "قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ: يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ بِهِ، قَالَ: يَا مُوسَى قُلْ: لا إِلَهَ إِلا اللهُ، قَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ، يَقُولُ هَذَا، قَالَ: قُلْ: لا إِلَهَ إِلا اللهُ، قَالَ: لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ يَا رَبُّ، إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تُخُصُّنِي بِهِ، قَالَ: يَا مُوسَى لَوْ كَانَ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ، وَعَامِرُهُنَّ غَيْرِي، وَالأَرَضِينَ السَّبْعُ فِي كِفَّةٍ، وَلا إِلَهَ إِلا اللهُ فِي كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لا إِلَهَ إِلا اللهُ" (مستدرک حاکم ج ا ص ۵۲۸، صحیح ابن حبان ج ۱۴ ص ۱۰۲ یہ حدیث ضعیف ہے، ضعیف الموارد الظمآن ۲۹۵، ضعیف الترغیب والترھیب ۹۲۳) (موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے میرے رب مجھے ایسا کلمہ سیکھا دیں جس کے ذریعہ میں آپ کا ذکر کیا کروں اور دعاء کیا

(جاری ہے---)

لہذا اس کا معنی ہے توحید اور اللہ تعالی کی عبادت میں اخلاص ہو۔ نا کہ یہ خود ساختہ معنی جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس انبیاء کرام علیہم السلام نے تو اللہ تعالی کے لیے اپنے وطنوں تک کو چھوڑ دیا تھا۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وطن سے ہجرت فرمائی اسی طرح سے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وطن سے ہجرت فرمائی۔ اور اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت فرمائی، بلکہ ان پر اس وقت واجب تھا کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کریں۔ اور اپنے وطنوں سے اخراج کے اس فریضہ کو ادا کریں۔ اور جو کوئی اس فریضہ کو ادا نہ کرتا تو وہ بہت بڑے گناہ کا مرتکب متصور ہوتا اور (اللہ تعالی کی پناہ) نہایت ہی شدید وعید کا مستحق قرار پاتا۔

ایسی بات تو ہم نے غالی وطن پرستوں کے منہ تک سے نہیں سنی جو یہ اسلام وسلفیت کے دعویدار کرتے ہیں! ہم نے کسی غالی وطن پرست کو نہیں سنا کہ وہ کہتا ہوں مصر کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ، سوڈان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ، فلسطین کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ، ایسا کبھی نہیں سنا گیا۔ اگرچہ ہم نہیں کہتے کہ یہ وطن کی باقاعدہ عبادت ہے مگر پھر بھی یہ تو وطن پرستی میں شدید قسم کا غلو ہے۔ ہم تو اللہ تعالی ہی سے عافیت کے خواستگار ہیں۔

پاکستان کو اللہ تعالی نے اسلام کے ذریعہ شرف بخشا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اس میں صحیح اسلام کے اعادے کی کوشش کریں۔ یعنی بس اس کے اعادے کی ضرورت ہے ورنہ تو اسلام وہاں پہلے سے موجود ہے۔ میرے خیال میں تو ایسے غلط معنی کی اکثر خرافات گھڑنے والوں تک کو نہ سوجی ہو گی جیسا کہ یہ (نام نہاد) مجاہد (تنظیم اور اس کے لیڈر) اس بارے میں جہالت کا شکار ہیں، اور اس کی ایسی تفسیر کر رہے ہیں جو غالی بدعتی و خرافتی لوگ تک نہیں کرتے۔

کروں۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اے موسی لا الہ الا اللہ کہا کریں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے میرے رب یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالی نے پھر فرمایا: اے موسی لا الہ الا اللہ کہا کریں۔ موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی یارب میں تو صرف یہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسی چیز ہو جو میرے لیے خاص ہو۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اے موسی اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے میرے سوا ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں تو لا الہ الا اللہ ان سب پر بھاری ہو گا) (طع)

چناچہ میں اس قول کے قائل کو اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ اعلان کرے کہ اس نے یہ ایک باطل نعرہ بلند کیا تھا کہ جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء باندھا تھا۔ اور اس پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ اس کا صحیح معنی جو قرآن کریم اور سنت میں بیان ہوا ہے اسے بیان کرے۔ کیونکہ یہ قرآن تو پورا کا پورا لا الہ الا اللہ کے معنی ہی کو بیان کرتا ہے، اور اسی لا الہ الا اللہ کے لیے قائم ہے، اور اس قرآن کا نزول، انبیاء کرام علیہم السلام کا ارسال کیا جانا، اور دیگر آسمانی کتابوں کا نزول اسی لا الہ الا اللہ کے لیے ہی تھا نا کہ پاکستان کے لیے، پھر ہم کیسے اس کی تفسیر پاکستان سے کر سکتے ہیں؟! پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ! اسلام تو ہندوستان، مراکش، یورپ، امریکہ اور سارے عالم میں پھیلا پھر اسے پاکستان کے ساتھ ہی مخصوص کرنے کا آخر کیا مقصد؟ پس یہ تفسیر کھلی جہالت اور اندھی وطن پرستی پر دلالت کرتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنا واجب ہے۔ اور ان نوجوانوں کی صفوں میں لا الہ الا اللہ کا حقیقی معنی علی الاعلان بیان کرے جو جہاد کے دعویدار ہیں۔ اور اس کی عملی تطبیق پر ان کی تربیت کرے اور اسی کلمہ کے لیے جہاد کا مشروع ہونا انہیں باور کروائے۔ لا الہ الا اللہ کے معنی جان لینے کے بعد ان پر یہ بھی واجب ہے کہ پورے قرآن کریم اور سنت مطہرہ کی معرفت حاصل کریں اور جو اپنے آپ کو مجاہدین کہتے ہیں اس علم پر ان کی تربیت کرے۔۔۔ اور اس کی اس حقیقی تفسیر کو علی الاعلان بیان کرے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام بشمول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے اور یہی تفسیر تمام آسمانی کتب بشمول قرآن مجید کو متضمن ہے۔ بارک اللہ فیکم۔

میں انہیں اس باطل کلام سے سچی توبہ کرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔۔۔ اور نوجوانوں کی تربیت اس خالص سلفی منہج پر کریں جو اس قسم کی باطل تفسیروں اور گمراہ سیاسی مناہج سے بعید تر ہو ۔۔۔ (اور ان مناہج پر ان کی تربیت نہ کریں جو) اس عقیدۂ سلفیہ پر اور نہ ہی صحیح اسلامی عقیدے و سلفی منہج پر قائم ہیں بلکہ اس منہج کے مخالف ہیں اور اس سے جنگ کرتے ہیں۔ میں انہیں افغانستان و پاکستان میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ جنہوں نے شیخ جمیل الرحمن رحمہ اللہ کو اس وقت قتل کیا کہ جب انہوں نے

(کنڑ میں) ایک سلفی امارت وریاست کا قیام کیا[3]، اسی جرم کی پاداش میں انہیں قتل کیا گیا۔ انہیں قتل کیا اور ان کی اس امارت کو تہس نہس کر دیا کہ جو لاالہ الا اللہ پر قائم کی گئی تھی محض اسی وجہ سے۔ پس یہ گروپ نہ لاالہ الا اللہ کا معنی جانتا ہیں اور نہ ہی جو اس کا صحیح معنی بیان کرنے والے ہیں ان کا کوئی احترام ان کی نظر میں ہے۔ پھر کیسے یہ نوجوانوں کی صحیح منہج پر تربیت کر سکتے ہیں؟

چناچہ یہ اسی فاسد منہج پر ان کی تربیت کرتے ہیں اور اسی فاسد منہج کے لیے جہاد کرتے پھرتے ہیں۔ اسی کے لیے یہ لوگ مجاہدین پیدا کیے جا رہے ہیں۔ اسی منحرف وسیاسی منہج کی خاطر جو سوائے کرسی وسیاسی کشمکش کے کچھ جانتے ہی نہیں[4]۔ پس ایسا منحرف جہاد یا ایسا جہاد کہ جس کی غرض وغایت انبیاء کرام علیہم السلام بشمول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض وغایت کے مخالف ہو (تو وہ صحیح جہاد نہیں)۔ ان کی غرض یہ ہوا کرتی تھی کہ "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَفِي سَبِيلِ اللهِ"[5] (جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو ایسے شخص کا جہاد ہی جہاد فی سبیل اللہ ہے)۔۔۔ کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اشهد ان پاکستان واشهد ان محمدا۔۔۔؟! لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ بلکہ ہم کیا کہتے ہیں، اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله۔ ان کی تو بہت ہی عجیب وغریب حجت ہے اور کتنی باطل چیزیں اس سے لازم آتی ہیں[6]۔ ہم اس قسم کے غلو سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

---

[3] اس بارے میں تفصیل جاننے کے لیے پڑھیں "مقتل الشیخ جمیل الرحمن" از شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمۃ اللہ علیہ اور ہماری ویب سائٹ منہج السلف ڈاٹ کام پر موجود کتاب "جہاد افغانستان کی حقیقت اور سلفی تجزیہ" از شیخ عبدالمالک الرمضانی حفظہ اللہ۔ (ط ع)

[4] ایسے لوگوں کی اکثر تقاریر کو آپ سن لیں ایسا لگتا ہے قرآن وسنت نہیں بلکہ آج کا اخبار اٹھا کر پڑھ رہے ہیں!۔ (ط ع)

[5] بخاری، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ح ٢٥٩٩، مسلم، باب ٤٢- باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ح ٥٠٢٩- مکمل حدیث میں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایک شخص غصے میں، یا حمیت میں، یا مال غنیمت کے لئے، یا اپنے چرچے کے لئے، یاد کھلاوے اور ریاء کاری کے لئے لڑتا ہے ان میں سے کون سا فی سبیل اللہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں بلکہ: جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو ایسے شخص کا جہاد ہی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ (ط ع)

[6] جیسے حدیث میں ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے مجھے قتال کا حکم دیا گیا کہ جب تک وہ لاالہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں، تو کیا اگر کوئی کافر پاکستان کہہ دے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا! اور اسی طرح سے حدیث میں ہے کہ جس کا آخری کلام لاالہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا تو کیا کوئی مرتے وقت پاکستان کہہ دے تو جنت میں چلا جائے گا! وغیرہ۔ (ط ع)

بہر حال میں اس قائل کو اللہ تعالی کے حضور توبہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی توبہ ورجوع کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے ظاہر کرے اور پھر لا الہ الا اللہ کی وہ صحیح تفسیر بیان کرے جو کہ تمام انبیاء کرام بشمول محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم وسنت مطہرہ کا مضمون ہے، اور جسے مسلمانوں اور سلف صالحین نے سمجھا ہے۔ بلکہ ایسا کہنا تو تمام رسالتوں میں جو اسلام رہا ہے اس کی اصلیت ہی کی سب سے خطرناک تحریف ہے۔

(ماخوذ کتاب "البرهان في الرد على فرقة لشكر طيبة الخارجية بباكستان" (پاکستانی خارجی فرقہ لشکر طیبہ پر رد) ص ۴۳۲- ۴۳۵)